سوال

(493)بیس رکعات والی حدیث کی تحقیق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز تراویح کے متعلق رمضان شریف میں کوئی حدیث قولی رسول اللہ ﷺ کی ہے ۔ جس سے بیس رکعت تراویح ثابت ہو۔ نیز ہمارے پاس ایک کتاب جس کا نام فقہ المتین فی نور المبین ہے جس میں کہ دو احادیث جو کہ آپ ﷺ کی قولی ہیں ۔

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی التراویح عشوین رکعة یغبر اللہ لہ عشوین الف ذنوبہ واعطی لہ اجر عشرین شہیدا فکا نما زاد عشرین واعتق عشرین رقبة

دوسری حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ انہ قال قال علیہ الصلوة والسلام من صلی عشرین رکعة من التراویح قبل الوترا عطی اللہ لہ عشرین مدینة فی الجنة فکل مدینة یمسرة شہر وکل شہر من ثلثین ایام وکل یوم مقدار سنة

ان ہر دو احادیث سے بیس رکعت تراویح ثابت ہوئی ہیں ۔ اوران احادیث کا راوی کوئی نہیں ۔ براہ مہربانی ہر دو احادیث کا حوالہ تحریر کیا جاوے ۔ اوران احادیث کی صحت وغیرہ بھی تحریر کریں ۔ اورجس کتاب میں یہ احادیث درج ہیں ۔ اس کا مصنف مولوی نور محمد سکنہ چاند پور ڈاک خانہ مانگٹا نوالہ ضلع شیخوپورہ ہے ۔ اور مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا والی حدیث جو کہ ما صلی فی رمضان ولا غیرہ پر اعتراض یہ ہوتا ہے کہ یہ حدیث تہجد کے بارے میں ہے کیونکہ اس میں غیرہ کا لفظ آیا ہے ۔ دوسرا اعتراض یہ ہے کہ محدثین اس حدیث کو تہجد کے باب میں لائے ہیں ۔ قیام رمضان میں نہیں لکھا اور غنیة الطالبین میں بھی بیس رکعت پڑھنے کی روایت ہے ۔ یہ حدیث کس درجے کی ہے ۔ سب علمائے اہل حدیث توجہ فرما کر جواب بالصواب سے سرفراز فرمایئں ۔ اور اگر اخبار ''اہل حدیث ''کسی حنفی عالم کے پہنچے تو وہ بھی مدلل جواب تحریر کریں ۔ اور جواب نرم الفاظ میں دیں ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیثیں صحیح نہیں ہیں ۔ آج تک کسی مستند کتاب میں نہیں دیکھیں ۔ اور حنفی مذاہب کے زمہ دار نے بھی نقل نہیں کی ہیں ۔ غنیة الطالبین میں ترمذی سے بیس کا قول نقل کیا ہے مگر ترمذی میں مختلف اقوال ملتے ہیں ۔ حتیٰ کہ اکتالیس رکعت کا قول بھی ملتا ہے ۔ ایک حق پسند کےلئے یہ بات قابل غور ہے ۔ کہ جماعت تراویح جو آج اسلامی ممالک میں مروج ہے ۔ یہ خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں جاری ہوئی تھی ۔ خلافت اولی کے زمانے میں اس کا نام ونشان تک نہیں پایا جاتا ۔ جس خلیفہ راشد کے حکم سے جاری ہوئی تعداد کے متعلق بھی اسی کا ارشاد دیکھنا چاہیے ۔ ورنہ کہا جائے گا کہ خلیفہ ثانی کا فعل تو قابل شکریہ ہے ۔ مگر حکم قابل رو ۔ خلیفہ ثانی کا حکم موطا امام مالک میں موجود ہے ۔ کہ آپ نے ابن ابی کعب کو حکم دیا تھا ۔ کہ نماز تراویح باجماعت وتر سمیت گیارہ رکعت پڑھایئں ۔ چنانچہ جماعتی حیثیت سے اسی پر عمل ہوتا رہا ۔ مگر انفرادی حیثیت سے کوئی زیادہ بھی پڑھ لیتا تھا ۔ جس کی مختلف

تعداد صحیح ترمذی میں اکتالیس تک ملتی ہے مگر جماعتی انتظام کے ماتحت صرف گیارہ رکعتیں پڑھی جاتی تھیں۔ چنانچہ حنفیہ کی معتبر کتاب فتح القدیر شرح ہدایہ میں لکھا ہے۔ کہ مسنون تعداد تو آٹھ رکعت ہی ہے۔ مگر نوافل کی حیثیت سے بیس رکعت بھی جائز ہیں۔ وللتفصیل مقام اخر(1) (اہل حدیث امرتسر ص2513 نومبر1938ء)

1۔ صفحہ 340 ملاحظہ ہو۔

فتاویٰ ثنائیہ

جلد01ص550

محدث فتویٰ